بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کومل احمد نے یہ ناول (ذراسی شرارت) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (ذراسی شرارت) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

مہندی لگے حنائی ہاتھوں کو دیکھتی امتل نے رشک سے خود ہی نظر اپنے ہاتھوں سے ہٹالی۔ نظر نہ چاہتے ہوئے بھی بھٹک بھٹک کر زرد دوپٹے کے ہالے میں چھپے پر نور چہرے پر جا رہی تھی۔ وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ بچپن سے ہی سب نے اسکی خوبصورتی کی تعریف کی تھی۔ مگر جو تعریف کل مائر نے کرنی تھی اسکا تو کوئی نعم البدل نہیں تھا۔ بار بار وہ دن، وہ لمحے، وہ احساسات نہیں آنے تھے۔ امتل کے دل میں عجیب سی گدگدی ہوئی۔ وہ خود سے ہی شرما کر منہ آئینے سے موڑ گئی۔

"بس بھی کرو آپی کیا خود کو خود ہی نظر لگاؤ گی؟"

عمل نے چھیڑا تو امتل جھینپ گئی۔

"میں تو صرف یہ دیکھ رہی تھی کہ یہ زرد رنگ مجھ پر کیسا لگ رہا ہے؟ آخر کو مہندی کی تصویروں کا سوال ہے۔"

شرمندگی مٹانے کو امتل نے بات بدلتے نظر چرائی۔

"ہاں ہاں ابھی مہندی کی پکس جیجو کو جو جانی ہیں، دیکھنا تو پڑے گا۔"

عمل کے چھیڑنے پر وہ بے ساختہ ہنسی۔ تم نے مائر جی کو پکس بھیجی نہیں ابھی تک؟"

امتل نے بنا شرمندہ ہوئے چھوٹی بہن کو گھورا۔

"نہیں ناں۔۔۔ کل آپ ہی دیکھا دینا کیا تڑپانا بیچارے جیجو کو جب ایک ہی رات اور دن کا سوال ہے۔"

عمل نے ناک سے مکھی اڑائی۔ اسی وقت دروازہ بجا۔ پھوپھو کو دیکھ کر دونوں چپ ہو گئیں۔

"آیئے پھوپھو!"

امتل نے مسکرا کر کہا۔

"پھوپھو یا خالہ؟"

عمل کی زبان پھسلی۔

"خالہ کیسے بھئی؟" پھوپھو نے گھورا۔

"مائر بھائی کی تو خالہ ہی ہیں آپ۔"

عمل نے اپنی گول گول آنکھیں گھماتے کہا۔

"تو خالہ ساس کہو ناں۔"

پھوپھو پیر پسارتے مصنوعی رعب جمانے کی کوشش کرنے لگی۔

امتل روہانسی ہو گئی جب مزید رہا نہ گیا تو بول پڑی۔

"ہاں میری خالہ اور تمہاری ساس۔"

امتل کی بات پر عمل گڑبڑائی۔

"کیا مطلب ساس؟"

پھوپھو نے عمل کو گھورا۔ عمل امتل کو گھور رہی تھی جو منہ چڑا کر پھوپھو کی گود میں سر رکھ کر اب آگ لگا کر مزے لے رہی تھی۔

"پھوپھو آپ چائے پئیں گیں؟ یہ ایسے ہی بکواس کر رہی ہے۔ میں چائے بناتی ہوں۔" عمل اڑنے کے لئے پر تولنے لگی۔

"رک جاو لڑکی یہ تم کن چکروں میں ہو؟" پھوپھو کی آواز پر عمل جم کر رہ گئی۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے امتل کو گھورنا چاہتی تھی۔ مگر پھوپھو کی موجودگی اوپر سے چوری پکڑے جانے کے بعد فل وقت وہ یہ نہیں کر پارہی تھی۔ اس لئے اندر ہی اندر دانت پیس کر رہ گئی۔

"دل تو کرتا ہے شوٹ کر دوں تمہیں عمر کے بچے۔ تم نے کہا تھا پھوپھو سے بات کرو گے۔ آپی کی برات پر ہماری منگنی ہو گی۔ ایک بار ہاتھ لگو میرے پھر دیکھنا تمہارا منہ کیسے توڑتی ہوں۔"

عمل دل ہی دل میں پیچ و تاو کھا رہی تھی۔ جب قسمت کا مارا عمر دندناتا یہاں نکل آیا۔

"ہائے بیوٹی فل گرلز! آئسکریم کون کون کھائے گا؟"

New Era Magazine

عمر نے دانت نکوستے پوچھا۔ عمل نے کھا جانے والی نظر سے اسے گھورا۔ عمر کو گھورنا آسان تھا کیونکہ عمل کا چہرہ دروازے کی طرف تھا اور پیٹھ پھوپھو کی طرف۔ "کیا ہے آئسکریم کی جگہ مجھے کھاؤ گی؟ ڈارلنگ!"

آخری لفظ منہ میں بولتے عمر ہنستا اپنی ماما کے پاس بیٹھا بے تکلفی سے امتل کو چھیڑا۔

عمل تیزی سے واک اووٹ کر گئی۔

"یہ کیا چکر چل رہا ہے؟"

پھوپھو نے اپنے اکلوتے بیٹے کو گھورا۔ جس نے اتنی بڑی بات ہضم کر لی تھی۔

"آپ کا چکر چل رہا ہے؟"

عمر نے حیران ہونے کی بھرپور ایکٹنگ کی۔ امتل منہ پر حنائی ہاتھ رکھے ہنستی چلی گئی۔

"میرے ساتھ بکواس کرتے ہو؟"

پھوپھو نے عمر کا کان کھینچا تو وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

"امی کان تو چھوڑیں اسکا کیا قصور ہے۔" عمر کی دہائی پر اسکی ماما نے کان چھوڑ کر ایک تھپڑ اسکی کمر میں لگایا۔

"حلانکہ قصور سارا تمہارے باپ کا ہے جس نے تمہیں بگاڑ رکھا ہے۔ تمہاری یہ مجال میری بھتیجی پر گندی نظر رکھو۔ آنکھیں ناں پھوڑ دوں تمہاری؟"

New Era Magazine

ماں کی بات پر عمر پہلے چونکا پھر خفا ہوتے ہوئے یک دم اٹھا۔

"یہ سب اس فسادن نے بتایا ہو گا آج ہی پتہ چلا اسے اور آج ہی خبر لیک کر دی۔"

عمر دانت پیس کر امتل پر جھپٹا۔

"پھوپھو بچائیں!"

امتل بدک کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگی۔

"تمہاری وجہ سے وہ ناراض ہو کر گئی۔ تمہاری وجہ سے میری ماں خفا ہوئی ہے۔ تم نے فیوچر کی ساس بہو میں آگ لگائی۔ تمہیں تو سزا ضرور ملے گی۔"

عمر نے امتل کی چٹیا پکڑ کر گھمائی۔

"مر جاو تم عمر۔ چھوڑو میں ابو سے کہوں گی عمل کی شادی کسی اچھے ہنڈسم لڑکے سے کریں تم جیسے بندر سے نہیں۔"

درد سے امتل کی آنکھیں بھر آئی۔ جاتے جاتے بھی اسے عمر سے مار پڑ گئی تھی۔ ہر وقت تو اسے ستاتا رہتا تھا اب بھی ستا ہی رہا تھا۔

"عمر اگر تم نے امتل کو ابھی کہ ابھی نہ چھوڑا تو میں عمل کو بہو ہر گز نہیں بناؤں گی۔"

ماں کی دھمکی پر عمر نے تیزی سے امتل کو چھوڑ کر نہ صرف ہاتھ جوڑے بلکہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کان بھی پکڑے۔

"ایم سوری سالی صاحبہ معاف کر دیں اور اپنی پھو پھو سے کہیں اپنی ڈفر بھتیجی کا رشتہ مجھ سے کر کے کل کے کل منگنی کر دیں۔مجھے کنوارہ نہیں مرنا..میرے بچے مجھے پکارتے ہونگے.."

عمر کی اس حرکت پر دونوں بے ساختہ ہنسیں۔

"اب آیا گدھا پہاڑ کے نیچے۔"

امتل اترائی۔

"گدھا نہیں چوزہ."

عمر نے خفگی سے امتل کا جملہ درست کیا۔

دونوں ہی نکمے ہو پہاڑ کے نیچے پہاڑی بکرے آتے ہیں۔عمل نے چائے کی ٹرے رکھ کر بنا شرمائے کہا۔پھو پھو کی ساری بات وہ سن چکی تھی۔مطلع صاف دیکھ کر ہی اندر انٹر ہوئی تھی۔

"تمہیں بہت پتہ ہے۔تمہارا ان پہاڑی بکروں سے کیا چکر ہے؟"

عمر نے ٹونٹ مارا جو مصیبت میں اسے اکیلا چھوڑ کر بھاگی تھی۔

"واسطہ تو نہیں مگر واسطہ پڑنے والا ہے۔کیوں پھو پھو؟"

عمل نے معصومیت سے پھو پھو کی طرف دیکھا۔

"ہاں جی بیٹا مگر بکرے سے نہیں اونٹ سے۔" پھوپھو نے تینوں کو حیران کیا۔

"اونٹ سے ؟"

تینوں نے حیرت سے یک زبان کہا۔

"پھوپھو میں زہر کھالوں گی مگر اونٹ سے نہیں بکرے سے ہی شادی کروں گی یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

عمل نے خفگی سے کہتے بازو باندھ کر رخ موڑا۔

"اوہو تم تینوں مجھے پاگل کر دو جملہ غلط بول رہے تھے جملے میں گدھا یا بکرا نہیں بلکہ اونٹ پہاڑ کے نیچے آتا ہے۔

عجیب پاگل خانے میں آگئی ہوں پہلے کیا کم پاگل تھے میرے گھر جو ایک اور آنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ اسے بھی یہی ملی تھی زرا جو دونوں سمجھدار ہوں اب دو بیو قوف مل کر کیسا گھر بسائیں گے.."

خفگی سے کہتی وہ باہر نکل گئیں۔ تینوں کی مسخری ہنسی نکل گئی۔

"آپی تم نے آگ لگا کر ٹھیک نہیں کیا،"

عمل کو یاد آیا تو امتل پر خفا ہوئی۔

"میرے احسان مند رہنا دونوں۔"

امتل نے لاپرواہی سے کہتے جتایا اور اپنا مگ اٹھایا اور سامنے کاؤچ پر ٹک گئی۔

"عمل اس فتنی کا احسان ابھی اتار ہی نہ دیں؟"

عمر نے خونخوار نظروں سے امتل کو گھورا۔

"بلکل ابھی کہ ابھی اتارو،"

عمل نے بھی منہ بنا کر کہا۔

"یہی نمبر ہے نہ تمہارے مائر جی کا؟"

عمر نے سکرین پر مائر کا نمبر ڈائل کرتے موبائل امتل کی آنکھوں کے سامنے نچایا۔

"ہاں تو؟"

امتل نے نا سمجھی سے کہا۔ عمر نے یس کا بٹن پریس کرتے فون کان کو لگایا۔

"کیا کرنے والے ہو تم؟"

امتل چیل کی طرح اس طرف آئی۔

"چھوڑو مجھے،"

امتل غصے سے عمل پر چلائی جو اسے راستے میں پکڑ چکی تھی۔

"میں کہتی ہوں چھوڑو مجھے جو تم لوگ چاہتے ہو وہ کبھی نہیں ہونے دوں گی۔"

امتل نے اس قدر زور سے چلا کر کہا کہ عمر نے دوسرے کان پر ہاتھ رکھا۔

New Era Magazine

"ہاں مائر بھائی۔۔!!

جی جی بلکل ٹھیک۔۔۔

جی یہ بلکل امتل کی آواز تھی۔۔"

عمر بولتا ہی جارہا تھا۔

"عمر میں تمہاری جان لے لوں گی یا خود کو شوٹ کرلوں گی۔ خبردار جو تم نے کوئی بکواس کی۔"

امتل چیخی۔

دوسری طرف سے مائر نے جانے کیا کہا جو عمر نے تاسف سے کہا۔

"آپ کو پہلے شک تھا ناں مائر بھائی وہ اس شادی پر راضی نہیں۔ اب بتائیں ایک دن پہلے ہم کیا کریں؟"

عمر جانے کیا کہتا کمرے سے نکل گیا امتل کے ساتھ عمل بھی شاکڈ رہ گئی۔

"کیا یہ مزاق تھا؟ اگر ہاں تو بہت بےہودہ تھا.."

امتل بری طرح رو رہی تھی اور عمل اسے چھوڑ کر عمر کے پیچھے باہر نکل گئی تھی۔

رات دیر تک عمل غائب رہی جب آئی تو بہت خوش لگ رہی تھی۔

New Era Magazine

امتل اب تک سر پکڑے اسی پوزیشن میں کھڑی تھی گویا جسم میں جان ہی باقی نہ ہو گویا۔ وہ کوئی بے جان مورتی ہو۔

"سوئی نہیں ابھی تک کل تمہاری شادی ہے آپی سوجاو ورنہ فیس فریش نہیں لگے گا۔" عمل نے تحمل سے مشورہ دیا اور ایک سائڈ پر لگے اپنے سنگل بیڈ پر ٹک گئی۔

"تم نے مجھے شادی کرنے لائق چھوڑا ہے؟ تم اچھی طرح جانتی ہو میں نے مائر کے سوا کبھی کسی کے بارے میں نہیں سوچا تم نے اور عمر نے مل کر میری ہی شادی پر انہیں میرے خلاف بھڑکا دیا؟ کل جب بارات ہی نہیں آئے گی تو کیسی شادی؟"

امتل نے پھٹ کر کہا۔

"آہستہ بولیں آپی! مائر بھائی نے کہا ہے آپکو پہلے بتانا چاہئے تھا۔ اب بہت دیر ہو گئی۔ مگر اس بات کی سزا کل وہ آپکو ویڈنگ نائٹ بہت عزت سے دیں گے۔"

عمل نے آنکھیں مٹکائی۔

"مائر کو تو میں سنبھال لوں گی۔ مگر اب تم سے میرا کوئی رشتہ نہیں۔ نہ ہی تم سے نہ عمر سے۔

مذاق کی ہر حد ہر لمٹ ختم ہو چکی۔ تم لوگوں کو مذاق کا مطلب بھی نہیں پتہ۔ میں خوش نہ رہی تو خوش تم بھی نہیں رہو گی۔"

امتل نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔ عمل جو کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنے والی تھی منہ میں کچھ بڑبڑا کر خاموشی سے لیٹ گئی۔

☆☆☆☆☆

اگلا پورا دن امتل نے بے چینی اور پریشانی میں کاٹا۔ بہت بار مائر کا نمبر ڈائل کر کے کراس کر دیا۔ تین سال کی منگنی سے لے کر اب تک جب کبھی کال یا میسج تک نہ کیا تھا تو اب اچانک شادی کے دن کیسے کر لیتی؟ جھجک شرم کو بلائے طاق رکھ کر وہ ہمت کرتے کزن سمجھ کر فون کر بھی لیتی تو کیا کہتی کہ وہ اسی سے محبت کرتی ہے اور کیا وہ اتنا پاگل تھا اسکا یقین کر لیتا؟ کیا وہ دودھ پیتا بچہ تھا جو اسکی بہن اور انکے مشترکہ کزن کی بات پر یقین نہ کرتا؟ سوچ سوچ کر امتل کا دماغ کام کرنا بند کر چکا تھا۔

ڈھول کی آوازیں آئیں تو کسی بچے نے صدا لگائی۔

"بارات آ گئی!"

یہ سنتے امتل کی جان میں جان آئی۔

"چلو مائر کو اتنی تو عقل ہے۔ ایک بار شادی ہو جائے انکو تو میں سمجھا دوں گی۔"

امتل ریلیکس ہوئی۔

نکاح ہوا، مبارکباد کا شور جو مچا تو چھوٹی پھوپھو نے نکاح کے کھانے میں ہی عمر کی منگنی کر دینے کا فیصلہ کیا۔

"کیا خیال ہے پھر یہ نیک کام امتل اور مائر سے ہی کروالیں وہی انکو انگوٹھی پہنا دیں۔ ضروری تو نہیں کوئی بزرگ ہی یہ کام کرے۔ان پر بھی کچھ ذمے داری عائد ہونی چاہئے۔"سب سے بڑے تایا جی نے مزاقاً کہہ دیا مگر امتل کے اندر کل سے جو آگ عمر اور عمل نے لگائی تھی وہ کہاں بجھی تھی۔ابھی تو اسے مائر کو حساب دینا تھا۔اپنی صفائی پیش کرنی تھی۔ جس کے توڑ جوڑ ابھی تک نامکمل تھے۔

"مجھے کوئی خاصی خوشی نہیں ہے یہ میرا دن تھا۔ جس میں انہوں نے شریک بن کر مجھ سے چھین لیا۔"

امتل نے خفگی جتاتے کہا۔بات ہنسی اور مذاق میں چلی گئی۔ عمل اور عمر کی منگنی ہو گئی۔امتل وہ لائنیں سوچ رہی تھی جن میں اسے مائر کو قائل کرنا تھا۔جو اس وقت اس طرح خاموش بیٹھا تھا گویا دلہن وہی ہو۔

امتل حیران تھی۔شرارتی سا مائر اس وقت چپ کیسے ہے؟

"ہاں تو لگائی ہے کمینوں نے آگ۔"

امتل نے خود ہی اسکی خاموشی کا نچوڑ نکالا۔۔

New Era Magazine

کچھ دیر مزید رسم ورواج نبھانے کے بعد بہت شان سے امتل کی رخصتی مکمل کردی گئی۔

☆☆☆☆

مائر کی ماما اسے سرخ گلابوں کی سیج پر بٹھا کر چلی گئی۔ جانے سے پہلے جانے اسے کیا کیا سمجھاتی رہی اور بتاتی رہی۔ مائر نے کتنے دل سے یہ ڈیکوریشن کروائی تھی۔ مگر امتل کا دل مزید گھبرا گیا۔ وہ جانے انجانے میں مائر کا دل دکھا چکی تھی۔ جس شخص نے اسکے استقبال میں زمین سے لے کر چھت تک ہر جگہ پھولوں کے بستر بچھا دیئے اب وہ اپنے ارمان کچلے جانے کا، جانے کیا اور کیسا انتقام لے۔ اسے بولنے کا موقع بھی دے گا یا نہیں؟ امتل نے تھک کر آنکھیں موندلیں۔ بہر حال اسے مائر کا انتظار تو کرنا تھا۔ جلد ہی وہ بھی آ گیا۔ امتل سے نظر ملانا محال ہوا تھا۔ اندر آتے مائر نے سلام کیا تھا۔ جس کا جواب دینا امتل کو زہر نگلنے کے برابر لگا۔ جواب دے کر اب وہ اسکی گالیوں کی منتظر تھی۔ مگر وہ تو کمرے میں بنی دیوار گیر نئی الماری میں گھس گیا۔

مائر آہستگی سے چلتا امتل تک آیا۔

"امم متل۔۔۔!"

مائر سے جانے کیوں امتل کا نام بھی نہیں لیا جا رہا تھا۔ امتل نے نظر اٹھائی کہیں وہ دکھ سے شراب نوشی تو نہیں کر آیا؟ مائر کے گال سرخ ہو رہے تھے۔ امتل کے دیکھنے پر وہ نظر دوسری طرف کر گیا۔ گویا اسکی آنکھوں میں وہ دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

مائر نے جھک کر امتل کے سامنے چھوٹا سہ باکس رکھا۔

"اس میں۔۔۔۔۔ آپ کا گفٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔منہ دیکھائی۔ صبح سب کو۔۔۔۔۔ دیکھنی ہو۔۔ گی۔" مائر نے رک رک کر کہا۔

مائر کہتے ساتھ اپنا نائٹ سوٹ الماری سے نکال کر واش روم میں گھس گیا۔

امتل وہیں بیٹھی رہ گئی۔ منہ کھولے وہ مائر کا رویہ دیکھ رہی تھی۔ نہ کوئی گلہ، نہ شکوہ، نہ ہی برا، بھلا کہا۔

"اس سے اچھا تو مائر آپ مجھے دو تھپڑ لگا کر حساب مانگ لیتے۔ مجھ سے لڑتے تو سہی۔" امتل کی انا نے انگڑائی لی۔ بنا غلطی کے وہ کیونکر خطاوار تھی۔ وہ غلطی پر بنا ہوتے ہوئے بھی صفائی پیش کرنے کو تیار تھی۔ مگر مائر وہ تو اس سے لڑنا تو دور اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

مائر فریش ہو کر آیا تو کمرے کا منظر کچھ یوں تھا کہ وہ حیرت سے آنکھیں سکڑ کر امتل کو دیکھنے لگا کہ کہیں اسے دورے تو نہیں پڑتے؟ امتل اپنے زیور اتار اتار کر کسی دُکھی

ہیر وئن کی طرح آئینے پر مار رہی تھی۔ جو ٹکڑا کرا چھل کر کمرے میں پھیل رہے تھے۔ سب زیور اتار کر جان بوجھ کر سارا میک اپ بری طرح خراب کر کے وہ ہئیر پنز نوچ نوچ کر کھول رہی تھی۔ مائر اسے دیکھتا اپنے گلابوں سے بھرے بستر پر ٹک گیا۔ مزید امتل کے ڈرامے چلتے اس سے پہلے ہی مائر کی آنکھ لگ گئی۔

"آں۔۔۔ں۔۔۔ مر و تم عمر!"

امتل نے اپنے آنسو صاف کئے اور فریش ہونے چلی گئی۔

بستر کے دوسری طرف ٹک کر امتل نے گھور کر مائر کو دیکھا جو پورا کمبل اپنے گرد لپیٹ کر سوتا بنا تھا۔ سردی سے ایک طرف سکڑ کر وہ لیٹ تو گئی، مگر کب تک۔۔۔۔۔؟؟؟

☆☆☆☆

رات کسی کے رونے کی آواز پر مائر کی آنکھ کھلی۔ نیم اندھیرے میں وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔ لائٹ اوون کرنے پر پتہ چلا امتل رو رو کر ہلکان ہو چکی ہے۔

"امتل۔۔۔۔ کیا ہوا؟"

مائر نے اسکے چہرے سے بازو ہٹانے چاہے مگر وہ کرنٹ کی طرح مائر کو لگی۔

"خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا، سوتے رہیں۔ مجھے چاہے سردی سے موت آ جائے۔"

New Era Magazine

امتل نے روہانسی آواز میں کہا۔

"آپ کو سردی لگ رہی ہے تو بلینک اٹ اوڑھ لیتی؟"

مائر اسکے آنسو صاف کرنے چاہے مگر امتل نے پھر اسکے ہاتھ جھٹک دیئے۔

"جس انسان کو مجھ پر اعتبار نہیں میری محبت کی قدر نہیں میں اسکے ساتھ کچھ بھی شئیر نہیں کر سکتی۔"

امتل نے بے دری سے لب کچلتے اشک بہاتے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے امتل آپ کیوں ایسابی ہیو کر رہی ہو؟"

مائر نے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا اسے سمجھ تو کچھ نہیں آ رہا تھا مگر ہنسی بہت آ رہی تھی۔ ابھی شادی کا آغاز تھا اور ابھی سے لڑائی شروع ہو چکی تھی۔

"ہوا کیا ہے کچھ تو بتاو کیوں کرنٹ مار رہی ہو؟ کیا کھانے میں مرچی تیز تھی؟"

مائر نے اسکی ٹھوڑی چھو کر پوچھا۔ تو کچھ دیر کے لئے امتل اشک بہانہ بھول گئی۔ بھلا جو لوگ شک و شبہات کرتے ہیں انکا ایسا میٹھا لہجہ ایسی نرم گفتگو کب ہوتی ہے؟

"آپ کو کیا ہوا تھا؟"

امتل منہ میں بڑبڑائی جو مائر نے سن لیا۔

New Era Magazine

"مجھے کیا ہونا تھا؟ نیند آئی تھی۔ تھک چکا تھا۔ آپکے ایکشن دیکھتے دیکھتے سو گیا۔" مائر نے اسکا مذاق بنایا۔

"مائر آپ جب آئے تھے آپ کو کیا ہوا تھا؟" امتل نے جھنجھلا کر پوچھا۔

"کیا ہوا تھا؟"

مائر نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"آپ مجھ سے ناراض تھے؟ مجھ پر شک کر رہے تھے ناں؟"

امتل نے اسے گھورا جواب معصوم بن کر بیٹھا تھا۔

"پاگل ہو گیا؟ میں نے کیوں خفا ہونا تھا اور کیوں شک کرنا تھا؟"

مائر کا لہجہ اب روٹھنے کی طرف جا رہا تھا۔

"آپ کو عمر نے کل کال کر کے جو بکواس کی تھی اسکی وجہ سے؟"

امتل نے دانت پیس کر کہا۔

"عمر نے مجھے کب کال کی؟"

الٹا مائر امتل سے پوچھنے لگا۔

"کل رات دو بجے کے قریب؟"

بولتے ہوئے امتل نے اپنا سر پکڑ کر کہا۔

"مطلب وہ کال نہیں تھی ڈرامہ تھا۔"

امتل نے پہلے حیرانگی سے کہا پھر یک دم خوشی سے چیخ کر اچھلتی جوتا پہننے لگی۔

"امتل پچھلے تین سال میں سب ٹھیک رہاناں؟ یہ دورے کب سے پڑنے شروع ہوئے؟ منگنی سے پہلے تک تو اچھی بھلی تھی؟" مائر نے ہمدردی سے پوچھا۔ امتل کھکھلا کر عمر کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔

"عمر تم نے مائر کو کال کر کے جو کہا اسکی وجہ سے انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا صبح ہوتے ہی مجھے لے جانا۔۔"

امتل کی گفتگو سن کر مائر کی آنکھیں ابل کر باہر آئیں۔ وہ کچھ بولنا چاہتا تھا امتل نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھے چپ رہنے کو کہا۔

"کیا تم نے نہیں کی؟ مگر تم نے کی تھی۔۔۔۔۔سچ عمر اس وقت کال مل چکی تھی ۔۔۔۔۔ہاں اور تمہیں لگا تم نے نمبر ڈائل کر کے کاٹ دیا ہے۔ عمر مائر نے مجھے مارا ہے مجھے لے جانا۔ مجھے اب یہاں نہیں رہنا.."

امتل نے روتے ہوئے فون بند کیا اور چمکتی آنکھوں سے گلا صاف کر کے مگر مچھ کے آنسو صاف کئے۔

"یہ سب کیا تھا میری عزت کا جنازہ کیوں نکال رہی ہو؟"

New Era Magazine

مائر نے غصے کو دباتے پوچھا۔

"بدلہ لے رہی ہوں بدلہ اور اس بدلے میں آپ کو میرا ساتھ دینا ہوگا ورنہ تو میرا کام ہو چکا ہے۔"

امتل نے مسکراتے کہا اور مائر کو عمر اور عمل کی شرارت بتائی۔

"عمر سے ابھی تک لڑتی ہو مجھے لگا تین سال میں کچھ بڑی ہو چکی ہو گی؟"

مائر نے خفگی سے کہا۔

"مجھے بھی گھسیٹ لیا ان سب میں اب بولو عمر نے کسی گھر والے خاص کر مما یا ماموں سے کچھ کہہ دیا تو میں غریب تو مفت میں پٹ گیا ناں۔"

مائر کی بات کو اگنور کرتے امتل نے ساری شرم و حیا بالائے طاق رکھے کہا۔

"آپ نے مجھے اگنور کیا اب سزا تو ملے گی۔" مائر سٹپٹا اٹھا۔

"قسم سے امتل اگنور نہیں کیا تھا، میں شرما رہا تھا۔ یک دم گھبرا گیا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کیا بات کرنی ہے۔ لیکن جب میں باتیں سوچ کر آیا تو جیولری اتار اتار کر اچھال رہی تھی۔ اس لئے میں نے سوچا اب جو ہو گیا سو ہو گیا آج تنگ کرتے ہیں۔ کل معافی مانگ لیں گے۔"

مائر نے بنا مسکراہٹ چھپا کر کہا۔

امتل نے خفگی سے اسے ہٹایا اور انگلی اٹھا کر وارن کیا۔

"اب جب تک عمر اور عمل کو سزا نہ ملے تب تک آپ میرا ساتھ دیں گے؟"

مائر نے سینے پر ہاتھ رکھے سر کو خم دیا۔

"جی بیگم اور کوئی حکم؟"

مائر کو پتہ تھا اب شرارت کی ہے تو نخرے بھی جھیلنے پڑیں گے۔

مائر کی اس حرکت پر امتل نے شرما کر رخ موڑ لیا۔۔

☆☆☆☆☆

صبح سویرے ہی عمر امتل کے دروازے پر کھڑا تھا۔

نیند میں مائر نے بمشکل آنکھیں کھولتے وقت دیکھا۔

"امتل! اٹھو باہر عمر ہے۔"

مائر کو بر وقت پلان یاد آیا جو دروازہ کھولتے پلٹ کر امتل کو اٹھا دیا۔

"دفع کریں۔۔۔پریشان ہونے دیں اسے.."

امتل نے خمار آلودہ آواز میں کہہ کر تکیہ منہ پر رکھا۔

"اسے شک ہو گا کہ میں کوئی ظالم شوہر نہیں۔"

مائر نے اسے زور سے ہلایا۔

"نہیں ہو گا بلکہ بارہ بجے تک دروازہ ہی نہ کھولیں۔ تب تک اسکا سانس سوکھا رہے گا۔

ابھی تو صرف چھ بجے ہیں۔"

امتل نے آخری بات کر کے دوبارہ کسی بات کا جواب نہیں دیا۔

مگر مائر کی نیند خراب ہو چکی تھی۔ وقفے وقفے سے عمر کی دستک اور بار بار امتل کے نمبر پر آتا فون اسے غصہ دلا رہا تھا۔ نو بجے جھنجھلاہٹ کے مارے مائر نے دروازہ کھولا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ عقل نام کو نہیں ہے؟"

مائر کی غصیلی آواز پر عمر کا رنگ فق ہوا۔ وہ تو پہلے ہی ڈرا بیٹھا تھا انجانے میں وہ ایک معصوم لڑکی کا گھر خراب کر بیٹھا ہے۔

"مائر بھائی وہ امتل۔۔۔!"

عمر نے ڈر کر ابھی اتنا ہی کہا مائر نیند خراب ہونے پر مزید تپ گیا وہ بلاوجہ انکی شرارت میں پس رہا تھا۔

"زندہ ہے وہ جب اٹھے گی تو مل لینا۔"

مائر نے غصے سے کہتے کھٹک سے دروازہ عمر کے منہ پر بند کیا۔

"کیا مائر بھائی نے امتل کو بہت زیادہ مارا ہے؟"

عمر نے لب کچلے اور عمل کا نمبر ملایا۔

☆☆☆☆

"بار بار لائٹ نہ جلائیں۔"

امتل نے خفگی سے تکیوں میں منہ چھپائے کہا۔

مائر نے خفگی سے لائٹ تو بند کر دی مگر اپنا تکیہ پکڑتے دو تین بار امتل کو مارا۔

"ابھی تک گھوڑے بیچ کر سوتی ہو؟"

مائر خفا ہونے لگا۔

"صبح بات کریں گے ناں سونے دیں۔"

امتل نے لاپرواہی سے کہا۔

"پتہ نہیں کونسی صبح ہونی ہے جب میڈم نے اٹھنا ہے؟ نیند اتنی ہی پیاری ہے کہ ایک رات پر انا دلہا بھی دیکھنا گوارا نہیں؟"

مائر نے سرد آہ بھری۔

"مائر آپ چاہتے ہیں میں صبح پھوپھو سے سچ میں بات کروں؟"

امتل نے خفگی سے اٹھ کر پوچھا۔

New Era Magazine

"پھو پھو کی چمچی، تمہارا وہ بہنوئی مجھے سونے نہیں دے رہا اور تم گدھے بیچ کر سو رہی ہو؟"

مائر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"پھر آپ باہر چلے جائیں۔ جا کر سالی کے منگیتر کی خدمت کریں."

امتل نے لاپرواہی دیکھاتے سر دوبارہ تکیے پر رکھ کر آنکھیں بند کیں۔ مائر ہقا بقا منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔

"وہ محاورہ نہیں سنا تھا گھر کی مرغی دال برابر۔۔"

امتل کے لب یہ بول کر خاموش ہو گئے۔

مائر اسے گھور کر اٹھ گیا۔۔

☆☆☆☆☆

امتل دو بجے مزے سے اٹھی اور بہت ہی آرام سے تیار ہو باہر گئی۔

عمر کو دیکھتے وہ تیزی سے اسکی طرف لپکی۔

عمر کے شانے سے لگ کر جتنا وہ رو سکتی یا زبردستی خود کو رولا سکتی تھی امتل نے کیا۔

"میرے ساتھ باہر آو۔۔"

عمر سب کو دیکھتے امتل کی بازو پکڑے باہر لے گیا۔

"امتل بتاؤ کیا ہوا اور تم اتنا کیوں سوئی؟ تمہاری آنکھیں بھی سوجی ہیں۔"

عمر پریشان ہوا۔ امتل منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر ہنسی دبائی عمر کو لگا وہ مزید رونے لگ گئی ہے۔

"بس کرو امتل جب تک تمہارا یہ بھائی ہے، مائر بھائی تو کیا کوئی بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ مجھے بتاؤ انہوں نے مارا ہے تمہیں؟"

عمر نے پوچھا امتل نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی کلائی پر میک اپ سے بنائے نشانات دیکھائے۔ مہندی کی وجہ سے عمر کی آنکھیں دھوکا کھا گئی۔ وہ غصے سے لب بھنچے کھڑا تھا۔

"مجھے ان سے یہ امید نہیں تھی۔"

عمر نے خفگی سے کہا۔

"مگر مجھے یہی امید تھی۔ آخر الزام بھی تو مجھ پر بہت بڑے گناہ کا تھا۔ پوری رات سردی میں رہی اور صبح بھی درد سے اٹھا نہیں جا رہا تھا۔ ابھی بھی بازو میں بہت درد ہے۔"

امتل نے ہنسی دبا کر بمشکل روہانسی شکل بنائی۔

New Era Magazine

کسی دوست سے مل کر آتے مائر نے گیٹ کے پاس کھڑے عمر اور امتل کو دیکھا تو مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔

مگر جیسے ہی مائر قریب آیا عمر نے زوردار پنچ مائر کے چہرے پر مارا۔

"مائر۔۔"

امتل چیخ کر نیچے گرتے مائر کی طرف لپکی۔

"شرم نہیں آتی عورت پر ہاتھ اٹھاتے۔"

عمر چلایا اسکی آواز پر گھر میں جتنے رشتے دار تھے سب جمع ہو گئے۔

"شرم مجھے نہیں تم لوگوں کو آنی چاہیے۔" مائر نے غصے سے امتل کو ہٹایا اسی کی وجہ سے تو اسے مار پڑی تھی۔

"عمر بس کرو جاؤ تم!"

امتل اب سچ میں رو رہی تھی۔

مائر نے کھڑے ہوتے خود کو گھورتے عمر کو گھورا۔

"گیٹ آؤٹ۔۔"

مائر نے تڑخ کر کہا۔

"چلو امتل۔۔!" عمر نے امتل کا ہاتھ کھینچا۔

New Era Magazine

"عمر چھوڑو۔۔"

امتل کی اپنی کلائی چھڑوائی۔وہ اسے گھسیٹ رہا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی؟"

مائر اپنے زوردار پنچ عمر کی ناک پر مارا وہ سنبھلا نہ تھا ایک اور گھوسہ اسکی ناک پر پڑنے سے ہونٹ اور ناک سے خون بہنے لگا۔

دونوں شدید گتھم گتا ہو رہے تھے۔امتل کبھی عمر کو بچاتی تو کبھی مائر کو روکتی۔

پھوپھو کا ہاتھ سید ھا دل پر گیا۔مائر پھوپھو کی طرف متوجہ ہوا تو عمر زبردستی امتل کو اٹھا کر لے گیا۔

☆☆☆☆☆

امتل نے رو رو کے مائر کے بنا اپنا حشر بگاڑ لیا تھا۔شام کو ولیمہ تھا اور دوپہر نکلنے کو تھی مگر مائر کا نمبر ہنوز بند تھا۔

"ضرورت ہی کیا تھی تم لوگوں کو اپنے مذاق میں اسے گھسیٹنے کی۔دل تو کر رہا ہے ایک ایک تھپڑ تینوں کو لگاؤں."

عمر کی ماما بار بار امتل عمل اور عمر کو ڈانٹی باقی سب مہمان الگ پریشان تھے۔

رو رو کر ہلکان ہوتی امتل کا بی پی لو ہوا تو سب کے ہاتھ پیر مزید پھول گئے۔ ولیمے کی تقریب سے کچھ دیر پہلے مائر بڑے مزے سے سیڑھیاں اترتا آیا اپنے حلیے سے وہ بہت فریش اور ولیمے کا دلہا ہی لگ رہا تھا۔

"ہیلو گائز! آپ لوگ تیار نہیں ہوئے اور یہ امتل صاحبہ کیوں نڈھال پڑی ہیں؟" مائر نے مسکراکر پوچھتے سب کی طرف دیکھا۔

"تم اوپر اپنے کمرے میں تھے؟"

مائر کی مما نے منہ کھولا۔

"یس میں سو رہا تھا۔ پوری رات سویا نہیں صبح عمر نے سونے نہیں دیا اب فریش ہو کر اٹھا تو ہال کا وقت ہو رہا تھا مجھے لگا سب تیار ہوں گے آپ لوگ تیار نہیں ہوئے؟"

مائر نے معصومیت سے پوچھا۔

سب کے منہ کھلے کے کھلے سب بھوکے پیاسے اسے شہر کی گلی گلی ڈھونڈ چکے تھے۔ نہیں دیکھا تو صرف اسکا کمرہ۔ اب وہ سو کر اٹھا تو کہہ رہا تھا وہ فریش ہو رہا تھا۔

"تم نے ہم سب کو پاگل سمجھا ہے؟"

امتل کے بابا نے غصے سے مائر سے پوچھا انکی بیٹی رو رو کر آدھی ہو چکی تھی۔ اور وہ نیند پوری کر رہا تھا۔

"چھوٹی سی شرارت ہی تو کی ہے۔کیوں کیا میں نہیں کر سکتا صرف عمر عمل اور امتل کو اجازت ہے؟میں نے سوچا گدھوں کے گینگ میں شامل ہونا ہے تو ڈھٹائی سے ہوں۔"

مائر نے ہاتھ کھول کر شاعرانہ انداز میں کہا گویا بہت بڑا کام کیا ہو قائد اعظم سے بھی بڑا۔

"صبح والی لڑائی بھی شرارت تھی؟"

امتل نے حیرانگی سے پوچھا۔

"یس۔۔"

مائر نے ہنس کر اعتراف کیا۔

"یہ شرارت ہے؟"

عمر نے اپنے سوجے ناک کی طرف انگلی کی۔

"نہیں پکوڑہ۔۔۔"

مائر کا قہقہہ مزید بلند ہوا سب کے سب دانت پیس کر اسے گھورتے تیار ہونے بھاگے۔

"اب دیکھ لیا تم لوگوں نے شرارت کرو تو دوسروں کو کیسا لگتا ہے؟مزہ تو بہت کیا ہو گا؟ویسے میں نے بہت انجوائے کیا ہر پندرہ منٹ بار امتل کا اظہارِ محبت۔۔۔"

عمل منہ پر ہاتھ پھیر کر عمر کا ہاتھ پکڑے لے گئی۔دوسری طرف امتل بھی خفگی سے اسے دیکھتی تیار ہونے بھاگی پارلر جانے کا سارا وقت تو مائر نے تباہ کر دیا تھا۔مائر کے قہقہے نے تیار ہوتے سب مہمانوں کو مزید تپا کر رکھ دیا تھا۔باقی رہا امتل اور عمر کا مائر کی طرف نکلتا انتقام،مائر کو کیا پتہ تھا وہ شرارتوں میں پی ایچ ڈی کر چکے ہیں۔جلد یا بدیر مائر کو سزا مل ہی جانی تھی۔مگر اب جب مائر بھی ان میں شامل ہو چکا تھا تو یہ سلسلہ کہاں تھمنے والا تھا۔۔۔

****

The End

نوٹ

ذراسی شرارت بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine